احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 9 جون 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 9 جون 2014ء 10 شعبان 1435 ہجری 9/احسان 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 130

توازن اور پاکیزگی کا شاہکار

مشہور مستشرق سر ولیم میور کہتا ہے۔

ہماری تمام تر تحقیقات اس معاملہ میں متفق ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جوانی توازن اور پاکیزگی کا شاہکار تھی جو اس دور کے عربوں میں مفقود تھا۔ ایک اجلا ذہن اور نفیس طبیعت، مفکرانہ انداز، وہ اپنے آپ میں ہی مگن رہتے تھے۔ اپنے دل میں کسی گہری سوچ میں غرق۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپؐ نے بہت سے قیمتی اوقات مراقبہ میں گزارے جبکہ دوسرے لوگ وہ وقت کسی ادنیٰ درجہ کی مصروفیت یا کھیل تماشہ میں گزار دیتے تھے۔ شفاف کردار اور جوانی کے دنوں میں باکردار اطوار نے باقی بستی والوں کے دلوں کو جیت لیا تھا اور عوام میں آپ کو خطاب ملا تھا۔ الامین۔ سب سے بڑھ کر قابل اعتماد!

(William Muir:Life of Muhammad London 1903, Introduction pg17)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں انکساری کی یہ حد تھی کہ جب آپ سے لوگوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! آپ تو اپنے عمل کے زور سے خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر لیں گے تو آپ نے فرمایا نہیں! نہیں!! میں بھی خدا کے احسان سے ہی بخشا جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کوئی شخص اپنے عملوں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ میں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا کا فضل اور اُس کی رحمت مجھے ڈھانک لے تو یہی ایک صورت ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومة علی العمل)

پھر آپ نے فرمایا اپنے کاموں میں نیکی اختیار کرو اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنی موت کی خواہش نہ کیا کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو زندہ رہ کر اپنی نیکیوں میں اَور بھی بڑھ جائے گا اور اگر بد ہے تو زندہ رہ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق مل جائے گی۔ (بخاری کتاب التمنی باب ما یکرہ من التمنی)

خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ حالت تھی کہ جب ایک وقفہ کے بعد بادل آتے تو آپ اپنی زبان پر بارش کا قطرہ لے لیتے اور فرماتے۔ دیکھو! میرے ربّ کی تازہ نعمت! (ابوداؤد ابواب النوم باب فی المطر)

جب مجلس میں بیٹھتے تو استغفار کرتے رہتے اور یوں بھی اکثر استغفار کرتے تا کہ آپ کی اُمت اور آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے خدا تعالیٰ کے غضب سے بچے رہیں اور اُس کی بخشش کے مستحق ہو جائیں۔

(بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ہر وقت خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے کی یاد کو تازہ رکھتے۔ چنانچہ جب آپ سوتے تو یہ کہتے ہوئے سوتے بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ۔ اے خدا تیرا ہی نام لیتے ہوئے میں مروں اور تیرا ہی نام لیتے ہوئے میں اُٹھوں۔ اور جب آپ صبح اُٹھتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا .... (بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید الیمنیٰ)

اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے مرنے کے بعد ہم کو زندہ کیا اور پھر ہم اپنے ربّ کے سامنے جانے والے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے قرب کی اتنی خواہش تھی کہ ہمیشہ آپ دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا ....

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ باللیل)

یعنی اے میرے ربّ! میرے دل میں بھی اپنا نور بھر دے اور میری آنکھوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے کانوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے دائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے بائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے اُوپر بھی تیرا نور ہو اور میرے نیچے بھی تیرا نور ہو اور میرے آگے بھی تیرا نور ہو اور میرے پیچھے بھی تیرا نور ہو اور اے میرے ربّ! میرے سارے وجود کو نور ہی نور بنا دے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 243)

جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

کا خطبہ جمعہ وخطابات

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء کے موقع پر خطبہ جمعہ اور دیگر خطابات درج ذیل اوقات میں Live نشر ہوں گے۔

پرچم کشائی 13 جون کو 4:45 بجے شام

خطبہ جمعہ 13 جون 2014ء کو 5 بجے شام

لجنہ سے خطاب مورخہ **14 جون کو 3 بجے شام**

جرمن احباب سے خطاب

مورخہ **14 جون کو 7 بجے شام**

اختتامی خطاب مورخہ **15 جون کو 8 بجے رات**

احباب اس روحانی مائدہ سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں

حضرت خلیفة المسیح الثالث نے فرمایا:۔

”دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں پھر پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں حضرت حاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔“

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1966ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 2 مئی 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کا بنیادی مضمون کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے حوالے سے میں گزشتہ خطبات میں معرفتِ الٰہی کے طریق محبت الٰہی کے طریق اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کا بیان کرتا رہا ہوں۔ آج آپ کے اقتباسات پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی حقیقت، اس کو حاصل کرنے کے بعض طریق، اس کی اہمیت اور اپنی جماعت سے اس کے حصول کے لئے توقعات کا اظہار فرمایا ہے۔

س: انسان کے فنافی اللہ ہونے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا! جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر اخلاق الٰہیہ اس کے نفس پر منعکس ہوتی ہیں۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 541)

س: قرآن کریم کی کامل پیروی کرنے والوں اور ان کے غیروں میں کیا فرق ہوتا ہے؟

ج: اخلاق فاضلہ الٰہیہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن شریف کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں۔......اور دوسرے لوگ اگر کچھ اخلاق فاضلہ ظاہر کرتے بھی ہیں تو تکلف اور تصنع سے ظاہر کرتے ہیں......اور ادنیٰ ادنیٰ امتحانوں میں ان کی قلعی کھل جاتی ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 545)

س: خدا تعالیٰ کن لوگوں کو اپنا مقرب بناتا ہے؟

ج: خدا تعالیٰ دھوکا کھانے والا نہیں وہ انہیں کو اپنا خاص مقرب بناتا ہے جو مچھلیوں کی طرح اس کی محبت کے دریا میں ہمیشہ فطرتاً تیرنے والے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اور اسی کی اطاعت میں فنا ہو جاتے ہیں......۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 210)

س: صراط مستقیم کے حصول کا کیا ذریعہ ہے؟

ج: ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 ص 170)

س: حضرت مسیح موعود نے دین حق کی حقیقت کن الفاظ میں بیان فرمائی؟

ج: ''(دین حق) کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بنا پر۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 160)

س: حضرت مسیح موعود نے استغفار کے کتنے اور کون کون سے معانی بیان فرمائے ہیں؟

ج: استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے۔ ...... اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 347)

س: خدا تعالیٰ کی پہچان کا سب سے اعلیٰ مرتبہ کون سا ہے؟

ج: خدا تعالیٰ کی پہچان کے کئی مرتبے ہیں مگر سب سے اعلیٰ مرتبہ قرب الٰہی کا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی صحیح رنگ میں پہچان ہوتی ہے۔ اس لئے قرب کی تلاش کرو۔

س: قرآن کریم کے حقیقی پیروکار سے خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہوتا ہے؟

ج: ''ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندے کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ اس نے لیکھرام پر ظاہر کیا۔

(روحانی خزائن جلد 23 ص 309)

س: نفس مطمئنہ حاصل کرنے والے اور ان کے غیر میں کیا فرق ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! بعض لوگ بظاہر حکومت سے کچھ حاصل کر کے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کے اطمینان کا ذریعہ ان کی اولاد اور رشتے دار اور اردگرد کے لوگ ہوتے ہیں مگر یہ سب کچھ جو ہے یہ سچا اطمینان مہیا نہیں کر سکتا بلکہ پیاس کے مریض کی طرح جوں جوں ان لوگوں سے بظاہر یہ اطمینان حاصل کر رہے ہوتے پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے، تسلی نہیں ہوتی۔ آخر انسان کو یہ بیماری ہلاک کر دیتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے جنت کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

ج: اعلیٰ درجہ کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں (یعنی چھپی ہوئی چیز کو جنت کہتے ہیں) اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 396)

س: حضرت مسیح موعود نے سرچشمہ قربِ الٰہی سے اجر پانے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: ''جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو سو وہ سرچشمہ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔''

(سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 344)

س: حضرت مسیح موعود نے دعا کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: ''دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 45)

س: عبادت اور قرب الٰہی کے ضمن میں حضرت مسیح موعود نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ! ''خدا تعالیٰ مہلت اس لیے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 222)

س: گناہ کے بدنتائج اور ان سے بچنے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

ج: ''بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملتی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 142)

س: رجوع الی اللہ اور سچی توبہ کی وضاحت حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! ''جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے۔ اس لیے اس کا نام تواب ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 142)

س: حضرت مسیح موعود نے طریق نجات کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: ''جس وقت انسان سچی توبہ اور سچے طریق کے اختیار کرنے سے اور سچی تابعداری حاصل کرنے سے اور سچی توحید کے قبول کرنے سے خدا تعالیٰ سے نزدیک ہو جاتا ہے اور اسی کو راضی کر لیتا ہے تو تب وہ عذاب اس سے دور کیا جاتا ہے۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 275)

س: عمل صالح کی اہمیت اور برکات کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کا اقتباس درج کریں؟

ج: ''عمل صالح کی برکات اس کی آخری خیر میں مخفی ہوتے ہیں جو شخص آخر تک پہنچتا ہے اور عمل صالح کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے وہ ان برکات سے متمتع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے ہر عمل صالح کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کو اپنے کمال مطلوب تک نہیں پہنچاتا وہ ان برکات سے محروم رہ جاتا ہے۔''

(مکتوبات احمد جلد اول ص 600)

س: مقربین الٰہی سے خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہوتا ہے؟

ج: انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ جب وہ خدا کا مقرب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں برکات اس پر نازل کرتا ہے۔ زمین سے بھی اور آسمان سے بھی اس پر برکات اترتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم ص 106)

س: خدا تعالیٰ کے قرب سے کون لوگ محروم رہتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ! ''خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

س: حضرت مسیح موعود نے اللہ کے رحم حاصل کرنے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: ''تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

س: خدا تعالیٰ کس طرح اپنے مقربوں کے لئے غیرت کا اظہار فرماتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''پس جس وقت توہین اور ایذاء کا امر کمال کو پہنچ گیا اور جو ابتلاء خدا کے ارادے میں تھا وہ ہو چکا پس اس وقت خدا تعالیٰ کی غیرت اس کے دوستوں کے لئے جوش مارتی ہے......۔

(روحانی خزائن جلد 12 ص 198)

س: حضور انور نے افراد جماعت اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! میں پھر افراد جماعت کو اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پس دنیا کو پیچھے دھکیلیں خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھتے چلے جائیں۔ عمومی طور پر دنیا کے احمدیوں کو بھی خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا میں شیطان کی حکومت کا جلد خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقربین کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔

☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ......قیمت 5 روپے

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

قائداعظم کی ہندوستانی سیاست میں واپسی اور قیام پاکستان

جناب نعیم احمد صاحب کا مضمون ''قائداعظم کس کے کہنے پر پاکستان آئے تھے'' روزنامہ نوائے وقت لاہور 9 نومبر 2013ء میں شائع ہوا۔

اوّل: یہ عنوان ہی غلط ہے۔ قائداعظم پاکستان نہیں بلکہ ہندوستان کے شہر بمبئی میں تشریف لائے تھے۔ پاکستان 14/اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا تھا۔ جبکہ یہ واقعہ 1933ء کا ہے۔

دروغ گو را حافظہ نہ باشد

دوم: جنرل ضیاء الحق کے دور میں قائداعظم کی ذات کو بھی تختہ مشق بنایا گیا۔ پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں قائداعظم کی پہلی تقریر کا ریکارڈ ضائع کر دیا گیا اور بعض فقرات کو حذف کر دیا گیا۔ قائداعظم کی جناح کیپ اور اچکن والی تصویر کو رواج دیا گیا۔ ننگے سر، سگار پیتے پینٹ کوٹ پہنے ٹائی لگا کے اوپر ہیٹ سجائے اور کتوں کے ساتھ والی تصویر کی اشاعت پر پابندی عائد کی گئی اور قائداعظم کو ایک مذہبی شخصیت کے طور پر پیش کیا جانے لگا۔ یہ مضمون اسی اسلامائزیشن کا شاخسانہ ہے۔

قائداعظم محمد علی جناح مسلمانوں کے عظیم لیڈر تھے آپ نے اپنی تمام زندگی مسلمانوں کے حقوق کے حصول کیلئے وقف کر دی تھی۔ کبھی آپ نے ہندوؤں کے ساتھ میل جول بڑھا کر ان کے حقوق کا تحفظ کیا کبھی ہندوؤں سے اختلاف کر کے مسلمانوں کے حقوق کا نعرہ بلند کیا اور کبھی بھی انگریز اور ہندوؤں اور مسلمان علماء کی دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوئے اور حق و صداقت کے ذریعہ اپنے مقصد کے حصول میں بڑی سے بڑی رکاوٹ کو خاطر میں نہ لائے مولویوں سے مرعوب ہونے کی بجائے مولویوں کو اپنے پیچھے آنے پر مجبور کر دیا اور ہر آن مسلم حقوق کے تحفظ کی آئینی اور قانونی جدوجہد میں مصروف رہے آئین پسند جناح نے نہ کبھی خود قانون شکنی کی نہ ہی مسلمانوں کو قانون شکنی کی ترغیب دی۔

قائداعظم کی زندگی کا اہم موڑ

28 دسمبر 1920ء وہ تاریخ ساز دن تھا جب ناگپور میں نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کا مشترکہ اجلاس ہو رہا تھا اختتامی اجلاس کی صدارت گاندھی کر رہے تھے۔ گاندھی اپنی تقریر میں عدم تعاون کی تحریک کی وکالت کر رہے تھے اور مسلمانوں سے ایسے مطالبات کر رہے تھے جن سے ہندوؤں کو مستثنیٰ کر رہے تھے۔ گاندھی حاضرین اجلاس کو اس پرزور سیلاب میں بہائے لئے جا رہے تھے کسی کو آگے بڑھ کر بند باندھنے اور گاندھی کو ٹوکنے کی جرأت نہ تھی جناح نے سٹیج پر کھڑے ہو کر گاندھی کو مخاطب کر کے کہا یہ راستہ تباہی و بربادی کا راستہ ہے اس لئے اس خطرناک راستہ کو اختیار نہ کیا جائے قائداعظم کے ایک ساتھی جی الانہ نے اپنی کتاب میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے قائداعظم کی اس وقت کی کیفیت کو یوں بیان کیا ہے۔

قائداعظم جوں جوں تحریک خلافت اور گاندھی کے کردار پر غور کرتے گاندھی کی مسلم دشمنی قائداعظم پر واضح ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ قائداعظم نے گاندھی، تحریک خلافت کانگریس اور کانگریس نواز جمعیت العلماء کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔

ناگپور کے اجلاس میں جناح سرکشی کی کیفیت میں تھے۔ وہ سوچتے تھے کہ آخر میرے ساتھیوں اور عوام کو کیا ہو گیا ہے جو ایک فرد کی اندھی تقلید کر رہے ہیں۔ جبکہ گاندھی کے گرد ان کے مداحین نے ایک آہنی فصیل کھڑی کر رکھی تھی۔ اور ان کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اب زیادہ حوصلے سے کام لینے کا وقت آ گیا ہے۔ جب گاندھی کا ذکر کرتے تو جان بوجھ کر انہیں مہاتما کی بجائے ''مسٹر گاندھی'' کہا کرتے۔ لوگ چیختے چلاتے کہ مہاتما گاندھی کو مہاتما گاندھی کہو۔ لیکن وہ ان باتوں کا کوئی اثر قبول نہ کرتے اور لوگوں کے شوروغل سے بے نیاز ان کو بدستور گاندھی کہتے رہے اپنی تقریر کے دوران ایک بار انہوں نے مولانا محمد علی جوہر کو مسٹر محمد علی کہا تو لوگ پھر مشتعل ہو گئے۔ اور آوازیں آنے لگیں۔ ''نہیں نہیں مولانا محمد علی کہو'' چند منٹ تک اس طرح ہنگامہ ہوتا رہا اور جب سکون ہوا تو جناح نے مجمع پر حقارت کی نگاہ ڈالتے ہوئے بڑی گھمبیر آواز میں کہا ''میں آپ کا حکم نہیں مان سکتا مجھے یہ حق ہے کہ میں کسی شخص کو جس لقب سے چاہوں مخاطب کروں بشرطیکہ وہ ناشائستہ نہ ہو مسٹر محمد علی کو مولانا تسلیم نہیں کرتا'' انہوں نے ہجوم کو خاموش اور لاجواب کر دیا اور اس کے بعد جب بھی دونوں آدمیوں کا ذکر آیا انہیں مسٹر ہی کہا۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا شوکت علی اس پر بڑے ناراض ہوئے اور اپنے بھائی کی توہین سمجھ کر لاٹھی لے کر مسٹر جناح کی طرف بڑھے لیکن عدم تشدد آڑے آ گیا۔

(سیٹ مسٹر صفحہ 235 بحوالہ محمد علی جناح از جی الانہ صفحہ 199)

قائداعظم نے مسلم لیگ میں اپنے ساتھیوں سمیت گاندھی کے اقدامات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ جو بالآخر مسلم لیگ اور کانگریس کے اختلافات پر منتج ہوا۔

''کانگریس اور لیگ میں جو اختلافات ہوئے ان کی ذمہ داری بڑی حد تک ناگپور کے اجلاس پر ہے کیونکہ گاندھی نے ان لوگوں پر جو ان کے خیالات سے اتفاق نہ رکھتے تھے دباؤ ڈالا کہ وہ ان کے مسلک کو اختیار کریں اور انہیں ایک مبعوث مسیحا تسلیم کریں۔''

(قائداعظم محمد علی جناح از جی الانہ صفحہ 196)

تحریک خلافت اور تحریک ہجرت کے دوران جب لاکھوں مسلمان شہید ہو چکے اور ہندو مسلم اتحاد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہندوؤں نے سنگھٹن اور شدھی کی تحریکوں کا آغاز کر دیا اور کئی لاکھ ملکانوں کو ہندو بنا لیا تب مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں مگر اب وقت بہت آگے جا چکا تھا۔ کانگریس ایک مضبوط اور فعال سیاسی طاقت بن چکی تھی۔ اور مسلم لیگ ایک عضو معطل ہو کر رہ گئی تھی۔ مسلمانانِ ہند مکمل طور پر بازی ہار چکے تھے ان حالات میں مئی 1924ء میں جب قائداعظم نے مسلم لیگ کے احیاءِ نو کی کوششیں کیں اور لاہور میں مسلم لیگ کا اجلاس منعقد کیا۔ علامہ اقبال کی رہائش مقامِ اجلاس کے ساتھ والے مکان میں تھی۔ علامہ اقبال اجلاس میں شامل نہ ہوئے بلکہ قائداعظم کے خلاف اشعار کہے جو زمیندار اخبار میں شائع ہوئے۔

قائداعظم کی انگلستان میں رہائش

محمد علی جناح نے گاندھی کو مسیحا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کو اس ہولناک تحریک کے بھیانک نتائج اور گاندھی کے مکروہ عزائم اور خطرناک ارادوں سے آگاہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں کانگریس اور کانگریس نواز علماء جمیعت العلماء قوم پرست علماء نے جناح اور مسلم لیگ کی بھرپور مخالفت کا مظاہرہ کیا اور قائداعظم کی ذات کو رکیک اور سوقیانہ حملوں کا نشانہ بنایا قائداعظم مسلمانوں کے اس طرز عمل سے سخت پریشان اور بددل ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے مستقل طور پر ہندوستان کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ قائداعظم اپنی اس وقت کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

''میں حیران ہوں کہ میری خودداری اور وقار کو کیا ہو گیا ہے میں کانگریس سے صلح و مفاہمت کی بھیک مانگا کرتا تھا۔ میں نے اس مسئلہ کے حل کے لئے اتنی مسلسل غیر منقطع مساعی کیں کہ ایک انگریزی اخبار نے لکھا کہ مسٹر جناح ہندو مسلم اتحاد سے کبھی نہیں تھکتے۔ لیکن گول میز کانفرنس کے زمانہ میں مجھے اپنی زندگی کا سب سے بڑا صدمہ پہنچا۔ جیسے ہی خطرہ کے آثار نمایاں ہوئے ہندویت دل و دماغ کے اعتبار سے اس طرح نمایاں ہوئی کہ اتحاد کا امکان ہی ختم ہو گیا اب میں مایوس ہو چکا تھا مسلمان بے سہارا اور ڈانواڈول ہو رہے تھے۔ کبھی حکومت کے یاروفادار ان راہنمائی کے لئے میدان میں آموجود ہوتے تھے کبھی کانگرس کے نیاز مندان خصوصی ان کی قیادت کا فرض ادا کرنے لگتے تھے۔ مجھے اب ایسا محسوس ہونے لگا کہ میں ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا نہ ہندو ذہنیت میں کوئی خوشگوار تبدیلی کر سکتا ہوں نہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول سکتا ہوں۔ آخر میں نے لندن میں بودوباش کا فیصلہ کر لیا۔''

(قائداعظم اور ان کا عہد از مولانا رئیس احمد جعفری صفحہ 191-192)

قائداعظم جب 1931ء میں دوسری گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں لندن تشریف لے گئے تو آپ نے ہندوستان سیاست سے مایوس ہو کر لندن میں مستقل رہائش اختیار کی اور پریوی کونسل میں باقاعدہ طور پر قانونی پریکٹس شروع کر دی۔

قائداعظم کی ہندوستان واپسی

قائداعظم کی انگلستان میں رہائش اختیار کرنے کے فیصلے سے کانگریس اور کانگریس نواز مسلمان تنظیموں جمیعت العلماء احرار الاسلام وغیرہ تنظیموں کی باچھیں کھل گئیں کیونکہ وہ ایک عرصے سے کانگریس کے اشارے پر قائداعظم کو ہندوستان کی سیاست سے نکالنے کی کوششیں کر رہے تھے کیونکہ ہندو جانتا تھا کہ مسلمانوں کے پاس ایک عظیم دماغ رکھنے والا بااصول اور باہمت لیڈر قائداعظم محمد علی جناح کی ذات میں موجود ہے اس لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ قائداعظم ہندوستان کو خیرآباد کہہ جانے پر مجبور ہو جائیں قائداعظم کے ہندوستان چھوڑ جانے سے ہی کانگریس اور کانگریس نواز تنظیمیں مستقبل میں ہندوستان پر حکومت کرنے کے خواب دیکھنے لگیں۔ لیکن ہندوستان میں بعض دردمند ایسے بھی تھے جو صدق دل سے یہ سمجھتے تھے

کہ مسلمانانِ ہند کی قسمت سنوارنے کی اہلیت رکھنے والا رہنما مایوس ہوکر کیوں چلا گیا اور مسلمانانِ ہند ایک عظیم لیڈر کی قیادت سے محروم ہوگئے ہیں ان دردمند زعماء میں سرفہرست مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی شخصیت تھی۔ جس کا دل مسلمانوں کی اس محرومی پر تڑپ اٹھا اور خدا تعالیٰ کو بھی ہندوستان کی سیاست سے قائداعظم کی کنارہ کشی منظور نہ تھی۔ بلکہ ایک عظیم الشان خدمت لینا مقصود تھا امام جماعت احمدیہ کی دلی خواہش تھی کہ قائداعظم جلد واپس آکر ہندوستان کی سیاست میں بھرپور حصہ لیں اور مسلمانانِ ہند پھر اپنے لیڈر کی قیادت میں ترقی کی منازل طے کرسکیں۔ اس کام کے لئے مرزا بشیرالدین محمود احمد نے انگلستان میں احمدیہ مشن کے انچارج مولانا عبدالرحیم دردصاحب کو منتخب فرمایا چنانچہ دردصاحب 23مارچ 1932ء کو ''دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے اور اپنے امام کی ہدایت ومنشا کے مطابق قائداعظم محمد علی جناح سے متعدد ملاقاتیں کیں۔

بیت الفضل لندن میں قائداعظم کی تقریر

سید زین العابدین اس کے متعلق لکھتے ہیں

انہوں نے لندن میں اس قیمتی جوہر کے ساتھ جو مایوسی کی وجہ سے کھویا جارہا تھا تعلقات قائم کئے۔ انہیں تلقین کرنی شروع کی اور مدلل طریق سے انہیں سمجھایا کہ اس نازک حالت میں سیاست کو چھوڑنا درحقیقت اپنی ساری قوم سے غداری کرنے کے مترادف ہے مرحوم (قائداعظم) نے اپنی بہت سی مجبوریاں پیش کیں۔ مگر آخری ملاقات میں تین گھنٹے کی گفتگو کے بعد آخر وہ پھر میدان سیاست میں آنے پر آمادہ ہوگئے۔ اور یہ قرار پایا کہ اس غرض کے لئے 6اپریل 1933ء کو لندن میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر ہندوستان کے مستقبل کے متعلق تقریر کریں اس کا سارا انتظام امام (بیت الفضل) موصوف خود کریں گے ایسا ہی اس کی نشرواشاعت کا اہتمام بھی انہی کی طرف سے ہوگا۔ چنانچہ بڑی دھوم دھام سے وہ تقریب منائی گئی ہر مکتب فکر کے ذی اثر لوگوں کو دعوت دی گئی اور

INDIA OF THE FUTURE

ہندوستان کے مستقبل کے موضوع پر ہماری (بیت الفضل) میں آپ نے تقریر فرمائی اور تمام مشہور اخبارات میں اس تقریر کا چرچا ہوا تقریر کے ابتداء میں انہوں نے کہا ''امام (بیت الفضل لندن) نے ترغیب دی اور اس ترغیب میں ان کی فصاحت وبلاغت نے میرے لئے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی ان کی پرزور تحریک کی وجہ سے میں اس مذہبی سٹیج پر کھڑا ہونے کے لئے مجبور ہوں۔

The Eloquent Persuation Of The Imam Left Me No Escape.

تقریر کے خاتمہ پر سامعین کی طرف سے ان پر یہ بھی سوال کیا گیا کہ آیا وہ کانگریسی ہیں یا لیگی۔ تو انہوں نے اس وقت بھی کسی ایک کے ساتھ وابستگی کا اظہار کرنے کی بجائے اپنے تئیں INDEPENDENT یعنی آزاد قرار دیا۔ یہ اعلان بھی درحقیقت اسی شدید دھکا ہی کا نتیجہ تھا جو آپ کو کانگریس اور ان کے مہاتماؤں کی طرف سے نہایت گہرے تعلقات رکھنے اور مخلصانہ خدمات سرانجام دینے کے باوجود پہنچا تھا ان کی وہ تقریر اپنے موضوع کی نوعیت کے علاوہ ارباب سیاست کے لئے اس لئے بھی تعجب انگیز ہوئی کہ جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ میں عیدالاضحیٰ جیسے مقدس دن ایک خالص مذہبی اسٹیج پر مسٹر جناح کی شخصیت رکھنے والے سیاست دان کی طرف سے وہ تقریر کی گئی۔

سراڈوائر، میکلیگن وغیرہ کے علاوہ دیگر مشہور ارباب سیاست اور سفراء دول بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔

اخبارات کے تبصرے

سنڈے ٹائمز لندن نے اپنی اشاعت 9اپریل 1933ء میں لکھا:

(از: انقلاب عظیم کے متعلق انذار وبشارات نمبر2 صفحہ 19 تا 21 از سید زین العابدین ولی اللہ شاہ)

ترجمہ: میلروز روڈ وملبڈن کی (عبادت گاہ) کے میدان میں ایک اور بڑا اجتماع منعقد ہوا۔ جس نے معروف ممتاز ہندوستانی مسلم رہنما مسٹر جناح نے خطاب کیا اور اپنے خطاب میں انڈین وائٹ پیپر اور قومی نقطہ نظر سے تحفظات کے معاملے میں ناموافق تبصرہ کیا صدر اجلاس سرسٹورٹ سنڈیمن ایم پی نے اس موضوع پر مسٹر چرچل کا موقف اختیار کیا۔ جس پر بعض حاضر مسلم طلبہ نے کچھ تلخ مظاہرہ کیا۔ مکرم امام نے انہیں رام کرلیا۔

اسی طرح مشہور رسالہ

THE NEAR EAST AND INDIA نے لکھا:

ترجمہ: عیدالاضحیہ

6اپریل مسلمانوں کی تقریب عیدالاضحیہ کے موقعہ پر ساؤتھ فیلڈ ویمبلڈن لندن کی (بیت الذکر) کے امام اے۔ آر۔ درد نے (بیت الذکر) کے احاطے میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ اس اجتماع کی صدارت سرنیز سٹیورٹ سنڈیمن ایم۔ پی نے کی اور مسٹر ایم اے جناح نے خطاب کیا۔ آپ کا خطاب ''ہندوستان کے مستقبل'' پر تھا آپ نے اس موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جیسا کہ قرطاس ابیض (وائٹ پیپر) میں برطانوی حکومت کی آئینی سکیم کے خاکے کا انکشاف کیا گیا تھا کہ یہ نہیں چل سکے گا اور ہندوستان مکمل اور بلا روک ٹوک آزاد حکومت سے کم تر پر راضی نہیں ہوگا۔ آپ نے اشارۃً کہا کہ اس کے بغیر مستقبل میں بڑے مصائب اور خون خرابہ پیدا ہوگا۔ کچھ سامعین کے لئے جناب جناح کی تقریر انتہائی اشتعال انگیز تھی۔ لیکن کچھ سامعین نے یہ آواز بلند اس کی تائید بھی کی۔ جسے صدر محترم نے چیلنج کیا مورد اعتراض بنایا۔ آپ نے کہا کہ آپ قرطاس ابیض کے منصوبے سے اتفاق نہ کریں لیکن یہ کوئی اور وجوہات سے ہوسکتا ہے جیسے کہ اس سے پہلی تقریر کے مقرر نے کہا ہے۔ مسٹر جناح جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کے عظیم لیڈر ہیں اور انہوں نے تقریر کے آغاز ہی میں کانگریس پارٹی سے غیر وابستگی کا اظہار بھی کیا ہے لیکن آپ نے اپنی تقریر میں کانگریس پارٹی کے ہندوستان میں آئینی تبدیلیوں پر اتفاق وحمایت کی ہے۔ یہ سوال ایک ہندوستانی سامع نے کھڑے ہوکر کیا۔

مسٹر جناح نے اس کا جواب دیا کہ وہ ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں گفتگو کرنے کے لئے آئے ہیں نہ کہ اس سوال کے بارے میں اپنا موقف بیان کرنے کے لئے۔ اس تقریب کے صدر اور مسٹر جناح کی تقاریر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امام صاحب نے کہا کہ ان کا اپنا یہ خیال ہے کہ ہندوستان کے مستقبل کی کامیابی ہندوستان اور برطانیہ کے تعاون میں ہے۔ اس تقریب کی دعوت قبول کرنے والوں میں درج ذیل لوگ شامل ہیں۔

لارڈ لیگ۔ لارڈ اور لیڈی آسٹر۔ آنریبل کمانڈر کینورتھی۔ سرفریڈرک اور لیڈی گراہم۔ شیخ حافظ واہبہ۔ لیفٹیننٹ سر ہربرٹ کک۔ سر ڈیوڈ منرو۔ مہاراجہ بروڈہ۔ سرایڈورڈ میکلیگن۔ سراپالڈ گلینسی۔ سر ٹلفورڈ واگ۔ سر ڈینی برے۔ مسٹر ایچ۔ اے۔ ایف لنڈسے۔ سر ڈینی سن اور لیڈی راس''۔ (دی نیئر ایسٹ اینڈ ویسٹ انڈیا لنڈن)

اخبار ''ویسٹ افریقہ'' جو لندن سے شائع ہوتا تھا نے لکھا:

ترجمہ: پچھلی جمعرات لندن کی (بیت الذکر) میں مسلمانوں کے تہوار عیدالاضحیہ کے موقعہ پر ہندوستانیوں انگریزی نسل کے ہندوستانیوں (اینگلو انڈین) اور چند ایک مغربی ہندوستانیوں کا ایک بہت بڑا اجتماع تھا۔ لیکن جہاں تک میں نے دیکھا وہاں کوئی مغربی افریقی دیکھنے میں نہیں آیا۔ اغلباً یہ اس لئے ہے کہ مغربی افریقی ہندوستانیوں کے مسائل میں براہ راست دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ اس تقریب کا مرکزی اہمیت کا خطاب جناب ایم اے جناح صاحب کا تھا۔ جو ایک ہندوستانی بیرسٹر ہیں اور ایک نامور مسلم رہنما ہیں۔ جنہوں نے ''ہندوستان کے مستقبل'' پر تقریر کی تھی۔

جناب جناح نے آزاد حکومت (سلف گورنمنٹ) کا مطالبہ کیا اور مجوزہ کونسل سے کہیں زیادہ مؤثر نظام کا مطالبہ کیا۔ جس میں 250 منتخب ممبران عوام اور 125 والیان ریاست کی نمائندگی کریں گے۔ اس نکتہ نگاہ سے ہندوستان میں برطانیہ کا تحفظ کا واحد راستہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان پھوٹ میں ہے۔ لیکن ایک غیر جانبدار کو یہ محسوس ہوگا کہ اتحاد کا معیار فی ذاتہٖ ایک ایسا حربہ ہے جو برطانوی انتظامیہ کی امداد کے لئے ضروری ہے۔

چیئرمین سرسٹورٹ سنڈیمن ایم۔ پی کا موقف مقرر مذکور (جناب جناح) سے بہت مختلف تھا۔ اسی لئے بہت ساری بحث ومباحثہ بڑا کھل کھلا کے ہوا۔ چائے کی میزوں پر بھی تحمل کا ثبوت دیا گیا۔ جب مہمانوں نے مولوی اے۔ آر۔ درد کی ضیافت میں شرکت کی۔ موصوف مغربی افریقہ کے قارئین کی یادوں میں محفوظ رہیں گے۔ ان خدمات کی بدولت جو آپ نے بطور ایڈیٹر ''ریویو آف ریلیجنز'' رسالہ میں انجام دیں اور موصوف آج کل لندن (بیت الذکر) کے امام ہیں۔ (ویسٹ افریقہ لندن)

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے اس واقعہ کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

(8اپریل 1933ء)

حیات نو

ترجمہ:

یہ تقریب بھی لندن کی (بیت الذکر) (جو پٹنی کے علاقے میں ہے) میں منائی گئی تھی۔ امام (بیت الذکر) دردصاحب کی دعوت پر جناب جناح نے ''مستقبل کا ہندوستان'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ کا زور بیان معاشرتی، معاشی اور سیاسی بہتری کے اٹھائے جانے والے اقدامات پر تھا۔ ہندوستان سیاسی طور پر ایک حیات نو سے گونج رہا ہے اور جب تک ایک حقیقی طور خودمختاری (برطانوی عملداری سے آزادی) نہیں دی جاتی، وہاں پرامن اور اطمینان قائم نہیں ہوگا۔

جناح نے کہا کہ مسئلہ برطانوی راج اور ہندوستانی راج کے درمیان ہے۔ آپ نے بتایا کہ قرطاس ابیض ''ہندوستان کو دھوکہ دہی'' کا عمل ہے۔ برطانیہ کا حقیقی تحفظ ہندوستان کی خوشنودی حاصل کرنے میں ہوگا نہ کہ قرطاس ابیض کی سفارشات میں ہوگا۔ جس کے تحت مستقبل روشن نہیں ہوگا۔ ہندوستان کو ایک منصفانہ اور دوٹوک برتاؤ کی ضرورت ہے۔ جس کے ساتھ ایک ٹھوس وجود رکھنے والی خودمختاری کا اقدام بھی ہو۔ جس سے معقول رہنماؤں کو حوصلے سے کام لے کر اعتدال پسندانہ آراء دینے اور ایک آئین بنانے کا موقعہ ملے گا۔

سر نیرے سنڈیمن ممبر پارلیمنٹ (جو اس تقریب کی صدارت کررہے تھے) نے اس بات سے اتفاق کیا کہ قرطاس ابیض ایک توقعات سے کہیں کم پیشکش ہے۔لیکن مختلف وجوہات کی بناء پر موصوف کی یہ رائے تھی کہ ہندوستان میں پیش رفت بہت جلد واقع ہورہی ہے۔(رائٹر)

قائداعظم کی ہندوستان واپسی کا ذکر کرتے ہوئے قائداعظم کے ساتھی اور تحریک پاکستان کے نامور راہنما جو ان سارے واقعات کے عینی شاہد ہیں پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خاں اپنی کتاب احمدیت میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: مسٹر جناح بہت ہچکچا رہے تھے لیکن آخرکار انہوں نے اپنا ارادہ بدل لیا اور ہندوستان واپس جانے اور مسلمانوں کی جدوجہد میں جو وہ اپنے تحفظ کے لئے کررہے تھے کی قیادت کرنے کے لئے رضا مند ہو گئے۔مختلف اوقات میں ہندوستان کے دیگر عمائدین نے بھی جناح کو ہندوستان واپسی کیلئے رضا مند کرنے کی کوششیں کیں۔لیکن اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ آخرکار درد صاحب کی ترغیب جو خلیفۃ المسیح کے احکامات کے زیر اثر تھی غالب آئی اور کامیاب ہوئی جب جناح نے یہ بتایا کہ وہ ہندوستان واپس جانے کے لئے راضی ہیں درد صاحب نے جناح کے اعزاز میں (بیت الذکر) لندن میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں پبلک نے شمولیت کی۔ جناب جناح نے اس اجتماع میں ہندوستان کے مستقبل پر تقریر کی۔

قائداعظم کی یہ تقریر برطانوی اور ہندوستانی پریس کی خاص توجہ کا موجب بن گئی اور اس تقریر سے متعلق درج ذیل اخبارات میں بھی تبصرے شائع ہوئے۔

Madras Mail 7th Apr.1933

Hindu Madras 7th Apr.1933

Evening Standard 7th.1933

Egyptian Gazette Alexandria West Africas

15th Apr.1933

Stataman Calcuta 8th Apr.1933

Sunday Times Apr 9.1933

(Civil & Military Gazatte April 8,1933)

یہ تقریب سرسٹیورٹ سنڈیمن کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں دوسرے مشہور شخصیتیں شریک ہوئیں۔بڑے بڑے اخبارات نے تقریر شائع کی مگر ساتھ ہی یہ چہ میگوئیاں بھی ہونے لگیں کہ ایک مذہبی جماعت کے مرکز میں سیاسی لیکچر کی کیا وجہ ہے؟ اگرچہ قائداعظم احمدیہ بیت الفضل لندن میں ایک تقریر کرکے ہندوستان کے مسائل میں دلچسپی کا اظہار کر چکے تھے۔مگر وہ ابھی تک باقاعدہ طور پر سیاست میں حصہ لینے کے لئے ہندوستان نہیں آئے تھے۔قائداعظم کو ہندوستان واپس لانے کے لئے درد صاحب نے متعدد ملاقاتیں کیں اور یوں آہستہ آہستہ قائداعظم کو واپس لانے کے مشن میں کامیابی حاصل کرلی۔

امام بیت الفضل لندن کا بیان

چنانچہ درد صاحب نے اس سلسلہ میں قائداعظم سے لندن میں متعدد ملاقاتیں کیں جس میں ہندوستان کی سیاست اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے سلسلے میں تبادلہ خیال ہورہا اور عبدالرحیم درد صاحب قائداعظم کو ہندوستان واپس جاکر مسلمانانِ ہند کی قیادت اور راہنمائی کرنے پر زور دیتے رہے۔درد صاحب ایک اہم ملاقات کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

”یہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ قائداعظم نے انگلستان سے ہندوستان واپس آکر مسلمانوں کی سیاسی قیادت سنبھالی اس طرح بالآخر 1947ء میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ وہاں میں نے ان سے تفصیلی ملاقات کی اور انہیں ہندوستان واپس آکر سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کیا۔مسٹر جناح سے میری یہ ملاقات تین چار گھنٹے تک جاری رہی۔میں نے انہیں آمادہ کرلیا کہ اگر اس اڑے وقت میں جبکہ مسلمانوں کی راہنمائی کرنے والا اور کوئی نہیں ہے اور انہوں نے ان کی پھنسی ہوئی کشتی کو پار لگانے کی کوشش نہ کی تو اس قسم کی علیحدگی قوم کے ساتھ بے وفائی کے مترادف ہوگی ......اس کے بعد قائداعظم انگلستان کو خیر باد کہہ کر ہندوستان واپس آگئے۔“

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم 109-110 ایڈیشن اول)

قائداعظم اور عبدالرحیم درد صاحب کی ملاقاتوں کے عینی شاہد کا بیان

”حضرت امام جماعت احمدیہ کی نظر انتخاب انہی پر پڑی۔ آپ نے جناب درد صاحب کو ہدایات جاری کیں کہ وہ فوراً جناب جناح سے ملیں اور انہیں ہندوستان واپس آنے پر آمادہ کریں اور انہیں جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے یہ یقین دلائیں کہ جماعت ان کی ہر طرح سے مدد کرے گی۔

جناب درد صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ ہدایات ملیں تو آپ نے فوراً جناب محمد علی جناح صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا اور انہیں ہندوستان واپس تشریف لے جانے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔لیکن قائداعظم واپسی پر آمادہ نہ ہوئے اور انکار کرتے رہے۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ کبھی درد صاحب قائداعظم کے ہاں جاتے اور کبھی قائداعظم لندن (بیت الذکر) تشریف لاتے۔ ان ملاقاتوں کے عینی شاہد محترم عبدالعزیز دین صاحب تھے جنہوں نے اس بارہ میں بتایا کہ جب قائداعظم نے پہلی مرتبہ لندن (بیت الذکر) آنا تھا تو درد صاحب نے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں دروازے کے باہر ان کا استقبال کروں۔ چنانچہ میں بروقت (بیت الذکر) حاضر ہوگیا۔وقت مقررہ پر جناح صاحب تشریف لائے۔ میں نے انہیں Receive کیا اور اندر لے جاکر مولانا درد صاحب سے متعارف کرایا۔ 63 میلروز روڈ کے کمرہ استقبال میں یہ دونوں حضرات تشریف فرما ہوئے اور میں چائے لانے چلا گیا۔چند منٹ میں چائے اندر لایا اور باہر جانے لگا تو درد صاحب نے فرمایا آپ بھی بیٹھ جائیں چنانچہ میں بھی بیٹھ گیا۔ درد صاحب نے قائداعظم کو حضور کا پیغام پہنچایا اور انہیں ہندوستان واپس جاکر مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کرنا شروع کیا۔لیکن قائداعظم ٹس سے مس نہ ہوئے اور اس بات پر مصر رہے کہ وہ اب ہرگز واپس نہیں جائیں گے۔ خیر اس طرح کی چار پانچ نشستیں مختلف اوقات میں ہوئیں۔ ہر دفعہ درد صاحب مجھے بلاتے رہے اور میں ان کی گفتگو میں شامل ہوتا رہا۔آخری بار جب نشست ہوئی تو جناح صاحب نے بیٹھتے ہی فرمایا کہ میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک پر ہندوستان جاکر مسلمانوں کے مفاد میں کام کروں لیکن مشکل یہ ہے کہ میں اب ہندوستانی سیاست میں واپس کیسے جاؤں؟ جناب درد نے فرمایا کہ اس کا بھی حل موجود ہے۔ چند روز تک عیدالاضحیہ آنے والی ہے۔نماز کے بعد حسب معمول (بیت الذکر) کے سبزہ زار میں دوپہر کے کھانے کا بندوبست ہوگا۔آپ اس دن تشریف لائیں اور حاضرین سے ہندوستان کی سیاست پر خطاب فرمادیں۔ ہم قبل از وقت وسیع پیمانہ پر اعلان کردیں گے کہ مسٹر جناح کی تقریر ہوگی۔ اس طرح آپ اپنے خیالات کا اظہار کرکے ہندوستانی سیاست میں واپس آجائیں گے۔ جناب قائداعظم نے درد صاحب کی تجویز کو پسند فرمایا اور آمادگی کا اظہار کردیا۔محترم عبدالرحیم صاحب درد امام بیت فضل لندن نے اس عہد وپیمان کے بعد جلسہ کی تیاریاں شروع کردیں۔ انگلستان میں مقیم ہندوستانی مسلمان طلباء کو بالخصوص مدعو کیا۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران، سیاسی، لیڈران مختلف ممالک کے سفراء اور ہندوستانی سربراہان ریاست ہائے ہندوستان کو شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے جلسہ کی صدارت کے لئے ممبر پارلیمنٹ Sir Stewart Sandeman کو دعوت دی گئی جو انہوں نے قبول کرلی۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 دسمبر تا 4 جنوری 1996ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ قادیان مسلم لیگ کونسل (جو آل انڈیا مسلم لیگ کی انتظامیہ کمیٹی تھی) کے رکن تھے۔مسلم لیگ کونسل کے اجلاس 12 مارچ 1933ء منعقدہ دہلی میں شریک تھے آپ نے کمیٹی کے بیس اراکین کے سامنے قائداعظم کی ہندوستان واپسی کے سلسلہ میں امام جماعت احمدیہ اور درد صاحب کی کوششوں سے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ قائداعظم ہندوستان کی سیاست میں حصہ لینے کیلئے آمادہ ہوگئے ہیں۔جس کے لئے بیت الفضل لندن میں عید کے موقع پر اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔جس کے نتیجہ میں چوہدری عبد المتین صاحب نے مسلم لیگ کونسل میں قائداعظم کی ہندوستان واپسی کے لئے قرارداد پیش کی۔جو تمام ممبران نے متفقہ طور پر منظور کی۔

تحریک پاکستان کے مایہ ناز بزرگ صحافی میاں محمد شفیع (م۔ش) قائداعظم کو واپس ہندوستان لانے کے سلسلہ میں درد صاحب کی کوششوں کے متعلق لکھتے ہیں:

ترجمہ: مسٹر جناح ہندوستان کی گندی سیاست سے اس قدر بددل ہوگئے اور رائے عامہ کے ہندوستانی لیڈروں سے اتنے برگشتہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے ہندوستانی سیاست سے ریٹائر ہونے فیصلہ کرلیا اور اس علامت کے طور پر انہوں نے لندن میں قریباً ہمیشہ کے لئے قیام کرلیا۔ یہ مسٹر لیاقت علی خاں اور مولانا عبدالرحیم درد امام (بیت الفضل) لندن ہی تھے جنہوں نے مسٹر محمد علی جناح پر زور دیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں۔اور وطن واپس آکر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں اس کے نتیجہ میں مسٹر جناح 1934ء میں ہندوستان آئے اور مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں بلامقابلہ منتخب ہوئے۔

قائداعظم کی بیت الفضل والی تقریر کے بعد نوابزادہ لیاقت علی خان صاحب جولائی 1933ء میں بیگم رعنا سے شادی کے بعد لندن گئے اور قائداعظم نے ان سے اپنے ہندوستان واپسی کے ارادہ کا اظہار فرمایا۔

قائداعظم نے دسمبر 1933ء میں ہندوستان آکر مسلم لیگ کو دوبارہ منظّم کیا اور مسلمانان ہند کی زندگی میں ایک نئی روح پھونکی جس کی نتیجہ میں مسلم لیگ نے 23مارچ 1940ء کو لاہور کے تاریخی جلسہ میں قرارداد لاہور منظور کی جو بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی اس اہم اور تاریخی موقعہ پر جماعت احمدیہ کا وفد جو مولانا عبدالرحیم نیئر صاحب اور مولانا محمد یار عارف صاحب پر مشتمل تھا شامل ہوا اور یوں قائداعظم کی سات سالہ شب وروز کی سخت محنت شاقہ اور کوششوں کے بعد عظیم اسلامی مملکت پاکستان 14راگست 1947ء کو معرض وجود میں آئی جس کو عالم اسلام کا قلعہ قرار دیا گیا۔

(پاکستان ٹائمز 11 ستمبر 1981ء صفحہ 11 کالم نمبر 1 قائداعظم سپلیمنٹ)

مکرم لطیف احمد شاہد صاحب کاہلوں

برادرم ڈاکٹر چوہدری حفیظ احمد صاحب

ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر کا ذکر خیر

''بھائی آپ بیمار رہے ہیں اب بھی صحت اچھی نہیں سردی بھی بہت ہے نہ جائیں'' چھوٹی بہن امۃ الحفیظ اپنے بھائی برادرم چوہدری حفیظ احمد صاحب کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کر رہی تھیں۔ یہ بات ہے 2005ء کے دسمبر کے مہینے تیسرے عشرے کے شروع کی اور بات تھی جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی۔ لیکن بھائی حفیظ صاحب کس طرح گوارہ کر سکتے تھے فوراً بولے ''آپ نے اگر نہیں جانا تو مجھے کیوں روکتی ہیں۔'' اگرچہ بہن کی تشویش بجا تھی مگر بھائی حفیظ کی تو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی لاٹری نکل آئی تھی۔ مسیح موعود کی مقدس بستی اور اس کے مقدس مقامات بہشتی مقبرہ، بیت مبارک، بیت اقصیٰ وغیرہ پھر اس پر مستزاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس تشریف آوری۔ آگے چلیئے تو بچپن سے جوانی تک کا وطن تلونڈی جھنگلاں گاؤں جو قادیان سے زیادہ دور نہ تھا۔ روزانہ قادیان پڑھنے کے لئے آتے۔ میٹرک بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے کیا۔ قادیان کی گلی بازاروں میں گھومے پھرے۔ والد چوہدری نواب الدین صاحب بھی پرائمری حصہ میں ٹیچر تھے۔

سفر تو زیادہ غیر معمولی لمبا نہ تھا لیکن دن چھوٹے تھے اور پھر دوسرے ملک میں جانے کیلئے بارڈر عبور کرنے کے تقاضے، کافی وقت لگ گیا۔ تھکاوٹ ہو گئی بہن کی تشویش سچ ثابت ہونے لگی سردی لگی اور بخار ہو گیا۔ اگلے دن نور ہسپتال قادیان میں داخل ہو گئے۔ بیماری سے افاقہ نہ ہو رہا تھا۔ تیسرے دن نمونیہ کا زور بھی بڑھ گیا اگلے دن بے شمار حسرتوں کی قربانی دے کر خدا کا یہ بندہ نور ہسپتال قادیان میں رفیق اعلیٰ سے جاملا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یہ 24 دسمبر کا دن تھا فوری طور پر قادیان میں ہی تدفین کا فیصلہ ہوا۔ عزیزم رفیع احمد چھوٹا بیٹا جو جماعت گنڈا سنگھ والا کے صدر بھی تھے کوشش کر کے قادیان پہنچ گئے تدفین کیلئے بھارت گورنمنٹ سے رابطہ کیا گیا۔ بڑی پیچیدہ کارروائی تھی جو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید سے 25 دسمبر تک مکمل ہو گئی۔

دیکھئے انجام بخیر اور خوش قسمتی کی یہ کڑیاں کس طرح ملتی جارہی ہیں۔ اگلے دن نماز ظہر اور عصر کے بعد جلسہ سالانہ کے میدان میں دنیا جہان کی چاروں اطراف سے جلسہ سالانہ میں آنے والے حضرت مسیح موعود کے ہزاروں مہمانوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں بھائی حفیظ صاحب کی نماز جنازہ ادا کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کے بچوں سے تعزیت کی۔ دوسرے بیٹے طاہر احمد اور بیٹی بشریٰ بھی لندن سے پہنچ گئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا''

موت تو اٹل ہے۔ مگر یہ ایک مبارک انجام تھا۔ تعزیت کرنے والے غم اور خوشی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ تعزیت کر رہے تھے۔ یہ جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں وفات اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مرحوم کی خوش بختی تھی۔

مکرم بھائی حفیظ احمد صاحب میرے برادر نسبتی تھے۔ میری شادی سے پہلے میری بہن حمیدہ بیگم کی شادی مرحوم کے چھوٹے بھائی چوہدری خلیل احمد صاحب سے ہو چکی تھی اور ان کی والدہ بھی ہمارے گاؤں بھینی بانگر کی تھیں اس لئے یہ لوگ پہلے سے ہمارے جانے پہچانے ہوئے رشتہ دار تھے۔ بھائی حفیظ احمد صاحب اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ خوبصورت اور وجیہہ تھے ابتدائی عمر سے ہی ان میں لڑکپن اور جوانی کی شوخی نہ تھی۔ نہایت سنجیدہ اور باوقار تھے کھیل تماشا اور ہنسی ٹھٹھے کی مجلسوں سے انہیں کوئی سروکار نہ تھا۔ البتہ کبڈی کے کھلاڑی تھے۔ کنبہ پرور تھے۔ جلسہ سالانہ پر آتے تو بھی پانچوں بھائیوں کا محور ان کے والد چوہدری نواب دین صاحب ہوتے۔ کپڑا اچھا کر جلسہ سنتے بھلے معلوم دیتے۔ عزیزداری کا بہت خیال رکھتے تھے بہت باغیرت انسان تھے احمدیت کے لئے ننگی تلوار تھے، مداہنت، ریاکاری، خوشامد منافقت جیسی رذیل لعنتوں سے کلیتہً پاک تھے۔ چغل خوری اور گپ شپ کی مجلسوں سے محفوظ تھے۔ دفتر میں الفضل ان کی میز پر ہوتی تھی۔ ابتداء میں کلرک کی حیثیت سے تنخواہ بھی کم تھی لیکن جونہی پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا روحانی سیٹ شائع ہوا تو قسط وار سیٹ خریدنا شروع کر دیا جو ہمیشہ ان کے زیر مطالعہ رہا۔ نماز کے شروع سے ہی پابند تھے۔ احمدی کے کسی بھی کام کے لئے فوراً نکل کھڑے ہوتے تھے۔ احمدیت کی وجہ سے اگر کوئی آزمائش آئی تو مداہنت سے ہرگز کام نہ لیا۔ کلرکی سے ملازمت شروع کی اور اپنی محنت اور دیانتداری سے آرڈیننس آفیسر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ وہ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں زیادہ تر لاہور، راولپنڈی، کوئٹہ اور کراچی میں رہے۔ جہاں گئے جماعت کے فعال ممبر رہے بعض عہدوں پر بھی کام کیا۔ نہایت محنتی تھے دفتر سے واپس آ کر ہومیوپیتھی کتب کا مطالعہ شروع کر دیتے پھر امتحان دیا اور ڈاکٹری کی سند حاصل کی۔ وہ یا دفتر میں ہوتے یا اپنی ڈسپنسری میں یا پھر جماعت کے کاموں میں نکل جاتے۔ گھر ہوتے تو مطالعہ میں وقت گزارتے۔ وہ کامیاب ہومیو ڈاکٹر تھے ان کی تشخیص بہت اچھی تھی اپنے ایک بھائی کو بھی ہومیوپیتھی کورس کروایا انہوں نے بھی ڈاکٹر کی سند حاصل کی۔ سب سے چھوٹے بھائی منور احمد کو کوئٹہ بلوالیا اور آرمی کے ٹھیکیدار کے طور پر ان کا نام رجسٹر کروایا۔ اس طرح دونوں بھائیوں کو خوشحال بنانے میں مدد کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے ایک بھتیجے کو اپنے دفتر میں ملازم کروا دیا۔ ان کو اپنے ماں باپ سے بھی بہت محبت تھی وہ ایک مثالی خاوند اور بچوں کے لئے مثالی باپ تھے۔ اپنے چھوٹے بیٹے کو فیصل آباد میں ایک پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت دلا دی۔ باقی بہن بھائیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا۔

خاکسار کی بڑی عزت کرتے اور خیال رکھتے تھے تقریباً بیس سال پہلے کی بات ہے۔ عیدالاضحیہ کے موقع پر ہمارے ہاں ربوہ تشریف لائے۔ بازار جانے کے لئے مجھے ساتھ لے لیا۔ قربانی کے بکروں کی منڈی لگی تھی ایک بکرا خریدا گھر آ گئے یہ بکرا ہمارے گھر عید پر قربانی کے لئے چھوڑ گئے۔ اس وقت ہمارے حالات ایسے نہ تھے کہ قربانی دے سکتے۔ اس قربانی نے یہ عجیب رنگ دکھایا کہ آج تک ہر سال ہمیں قربانی کی توفیق مل رہی ہے۔

بھائی حفیظ صاحب کے بارے میں ہمارے ایک دوست چوہدری محمود احمد صاحب آف ٹھروہ ضلع سیالکوٹ جو بھائی صاحب کے ماتحت کام کر چکے تھے اور پھر خود بھی آرڈیننس آفیسر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں۔ مجھے 1970ء تا 1975ء چوہدری صاحب کے ساتھ ماتحت کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ خاکسار کو ان کی رفاقت اور شفقت سے بہت کچھ سیکھنے کا سنہری وقت نصیب ہوا۔

چوہدری صاحب جہاں بھی گئے جس دفتر میں گئے۔ سفر ہو یا پھر گھر اپنے ہوں یا غیر آفیسر ہوں یا ماتحت وہ پہلے احمدی تھے اور پھر حفیظ صاحب وہ پہلے احمدی تھے اور پھر آفیسر۔ یہ لکھنا بے جا نہ ہوگا کہ چوہدری صاحب کا جینا مرنا اوڑھنا بچھونا، سونا جاگنا احمدیت کے ساتھ تھا وہ صرف احمدی ہی نہیں تھے بلکہ وہ ایک داعی الی اللہ بھی تھے۔ احمدیت کا نمونہ تھے ان کے اخلاق اور کردار بھی یہ ثابت کرتے تھے کہ وہ سچے اور احمدیت کے جاں نثار تھے۔ الفضل ان کی میز پر ہوتی تھی۔ ہومیوپیتھی کے ڈاکٹر تھے دفتر میں ڈاکٹر حفیظ صاحب کے نام سے پکارے جاتے تھے بہت ہمدرد مہربان اور صاف گو تھے۔ منہ پر بات کرنے والے، چغلی چاپلوسی سے نفرت اور صاف گوئی ان کا سنہری زیور تھا بہت دلیر باغیرت اور وقار کو برقرار رکھنے والے عظیم انسان تھے۔ ان کا جسم ان کی زندگی کا لباس صرف اور صرف احمدی تھا اور لباس بھی سفید تھا اور انسان کوشش کرتا ہے کہ سفید کپڑے پر کالا داغ نہ لگ جائے۔ ایسی ہی حفیظ صاحب کی زندگی تھی مجھے یاد ہے کہ جب کوئی سینئر آفیسر آتا تھا تو اپنے وقار اور اپنی حیثیت کو کبھی ڈاؤن نہیں ہونے دیتے تھے۔ ماتحت آتا تو شفقت سے پیش آتے۔ خدا پر بھروسہ ان کی زندگی کا دارومدار تھا۔ یقین محکم ان کے خون کے ذرہ ذرہ میں راسخ تھا۔

غالباً 1975ء کی بات ہے چوہدری صاحب جب E.S.D لاہور چھاؤنی میں کنٹرول آفیسر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی پرموشن کا معاملہ تھا۔ اس عہدے میں چھ آسامیاں تھیں۔ چوہدری صاحب کا نام 14 ویں نمبر پر تھا۔ بظاہر ان کی پروموشن ناممکن تھی چوہدری صاحب اپنے محکمہ میں نہایت ہی معروف اور ممتاز شخصیت اور مخلص آفیسر تھے۔ محکمانہ مخالفت بھی تھی لیکن ان کا اعتقاد بہت مضبوط تھا وہ کہتے تھے۔ محمود! مجھے ان دنیا داروں کی کوئی پرواہ نہیں۔ آج تک کسی دنیاوی کام کی خاطر کسی دوسرے کے سہارے پر ٹیک نہیں لگائی۔ جو مانگا پروردگار سے مانگا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ ''جب اور جس پر خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہوتا ہے تو بظاہر نہ ہونے والے کام بھی ہو جاتے ہیں۔'' اعتقاد اور انکساری ان کی زندگی کا خاصہ اور امتیازی نشان تھا دعا پر اتنا یقین کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ نتیجہ آیا تو چوہدری حفیظ صاحب کا نام کامیاب امیدواروں میں نمبر 2 تھا۔ E.S.D لاہور بلکہ سارے پاکستان میں یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ مبارکیں اور اردگرد سے فون آنے شروع ہو گئے۔ یہ حفیظ صاحب کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کا ثمر تھا حالانکہ ظاہری طور پر یہ ناممکن تھا۔

چوہدری صاحب کی ریٹائرمنٹ 1992ء میں ہوئی اپنی سروس بک کے معاملہ میں راولپنڈی آئے مجھے ملے اس وقت مخالفین نے پنشن کے بارے میں تنگ کرنے کی کوشش کی۔ کام لیٹ کر رہے تھے حفیظ صاحب کہنے لگے کہ محمود!'' میں اب نہ تو مخالف افسر کی چاپلوسی کر سکتا ہوں۔ نہ ہی ہاتھ جوڑ سکتا ہوں اور نہ ہی منت سماجت کرنا چاہتا ہوں یہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ تھا حفیظ صاحب کا اعتقاد، توکل اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ۔ جماعت سے محبت، خلیفہ وقت سے تعلق اور وابستگی کا عمدہ نمونہ جو حفیظ صاحب کو حاصل رہا۔''

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم مہر عرفان احمد صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے مہر عدنان احمد واقف نو نے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ یکم جون 2014ء کو خاکسار کے گھر میں تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم برہان احمد ظفر صاحب نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ اس موقع پر خاکسار کے منجھلے بیٹے مہر عفان احمد کی قرآن کریم شروع کرنے کے حوالے سے بسم اللہ بھی ہوئی۔ تقریب کے آخر پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کرائی۔ عزیزم عدنان احمد کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ رشیدہ عرفان صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ دونوں بچے مکرم مہر سلطان احمد صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرم محمد ارشد صاحب کاتب دارالانوار ربوہ کے نواسے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآنی انوار سے وافر حصہ عطا فرمائے اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 3 مئی 2014ء کو محلّہ باب الابواب غربی نمبر 2 میں سات بچوں عمیر احمد ولد مکرم امان اللہ صاحب، ارصم احمد ولد مکرم رانا عبدالشکور صاحب، انصر احمد ولد مکرم رانا وقار احمد صاحب، امۃ الکافی بنت مکرم منصور احمد صاحب، علیشہ سحر بنت مکرم مقبول احمد صاحب، محمد اویس احمد ولد مکرم محمد محمود ثانی صاحب، مسرور عالم ابن مکرم ضرار احمد صاحب کی تقریب آمین مکرم چوہدری پروفیسر شاہد احمد باجوہ صاحب کے گھر منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تھیں۔ انہوں نے بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور اسی طرح بچوں نے عربی قصیدہ کے چند اشعار بھی سنائے۔ عزیزم مسرور عالم ابن مکرم ضرار احمد صاحب کو اس کی بہن محترمہ شکیب تبسم صاحبہ کو جبکہ باقی بچوں کو محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم القرآن محلّہ بنت مکرم رانا عبدالغفور صاحب کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔ محترمہ مہمان خصوصی صاحبہ نے بچوں کو قرآن کریم کی برکات اور اس کی تمام برکات سے وافر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اس کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم بلال احمد بٹر صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کی بیٹی نور فاطمہ کو گردن توڑ بخار ہوا تھا۔ دو آپریشن ہو چکے ہیں ابھی مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ سر کی نشوونما رک گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ دے۔ آمین

❁ مکرم منصور احمد تاثیر صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ مکرم عبدالرب ملک صاحب کافی عرصہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم رانا رفیق احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ خوشاب تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم رانا حفیظ احمد صاحب کے پتہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ موصوف کی کامل شفایابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

حضرت بابو فیروز علی صاحب کے متعلق معلومات درکار ہیں

❁ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت سٹریٹ نمبر 8۔ سیکٹر F-7/3 اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

حضرت بابو فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر گولڑہ (1868-1931ء) ولد پیر بخش صاحب کو جون 1901ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ ان کے تفصیلی حالات زندگی مرتب کئے جا رہے ہیں اگر کسی دوست کو اس بارے میں معلومات ہوں یا آپ کی اولاد میں سے کوئی یہ اعلان پڑھے تو خاکسار سے رابطہ فرمائے۔ کوئی نادر تصویر کسی دوست کے پاس ہو تو براہ کرم ضرور بھجوا دیں جو کہ بعد استعمال واپس کر دی جائے گی۔

جلسہ ہائے یوم خلافت
ضلع بدین

❁ مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ضلع بدین کی درج ذیل جماعتوں کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ بدین، ماتلی، کوٹ احمدیہ، ٹنڈو غلام علی، صابن دستی، گولارچی، چک نمبر 5، احمد آباد، کھوسکی، خدا آباد اور ٹنڈو باگو۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد برکات خلافت، اطاعت خلافت، خلیفہ خدا بناتا ہے، خلیفہ وقت کا مہربان وجود اور خلافت کی اہمیت وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے ہمیشہ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ خلافت کا مطیع و فرمانبردار بنائے رکھے۔ آمین

فری میڈیکل کیمپ

❁ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب واقف ڈاکٹر انچارج احمدیہ کلینک، کسوموں، کینیا نے بیت الذکر ماکوٹانو ایلڈوریٹ کینیا میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ جو صبح 11:30 بجے شروع ہوا اور شام 6:15 بجے تک جاری رہا۔ اس کیمپ سے 147 مرد خواتین اور بچوں نے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے تمام ڈاکٹر صاحبان کے دست شفاء میں بہت برکت دے اور انہیں محض للہ انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق دے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ SNGPL کے انجینئرنگ، کارپوریٹ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، پروکیورمنٹ، سٹورز، سیلز لوجسٹکس سپورٹ، ایچ آر سروسز، ٹریننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، میڈیا افیئرز، سپورٹس سیل، کسٹمر سروسز، لاء، اکاؤنٹس، آئی ٹی، اور ایگزیکٹو سیکرٹریز ڈیپارٹمنٹ میں مختلف آسامیاں خالی ہیں۔ ملازمتوں کے بارے میں جاننے اور درخواست جمع کروانے کیلئے وزٹ کریں www.nts.org.pk۔

❁ پنجاب کے اضلاع قصور، گجرات، چکوال، ملتان، وہاڑی، خانیوال، راولپنڈی اور بہاولنگر میں پولیس کانسٹیبلز و لیڈی کانسٹیبلز (پے سکیل 5) کی بھرتی کیلئے متعلقہ اضلاع کے رہائشی امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات اور درخواست جمع کروانے کے بارہ میں جاننے کیلئے وزٹ کریں www.nts.org.pk۔

❁ پنجاب صاف پانی کمپنی کو چیف ایگزیکٹو آفیسر، چیف فنانشل آفیسر، چیف انٹرنل آڈیٹر، چیف ٹیکنیکل ایڈوائزر اور چیف آپریٹنگ آفیسر کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ اے پی ایس ٹریولز کو مینیجر فنانس، کیشئر/اکاؤنٹنٹ اور کاؤنٹر سیلز/ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

❁ کولگیٹ پامولو پاکستان کو لاہور کیلئے مشین آپریٹرز کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے یکم جون 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

نکاح

❁ مکرم سلیم اللہ صاحب دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ شمائلہ ناصر صاحبہ بنت مکرم نصرت اللہ ناصر صاحب حسن ابدال ضلع اٹک کے ساتھ مورخہ 21/اپریل 2014ء کو حسن ابدال میں مکرم محمد شبیر شاہد صاحب مربی سلسلہ نے کیا اور دعا کروائی۔ دلہا اور دلہن مکرم مولوی فضل احمد صاحب مرحوم معلم وقف جدید کے پوتا پوتی اور مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ کے بھتیجا اور بھتیجی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم سلطان ادریس صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم میاں عثمان احمد صاحب ولد مکرم سیٹھ مختار احمد صاحب آف منڈی کامونکی ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ مورخہ 22 فروری کو PC ہوٹل لاہور میں مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ نے کیا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ و مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆............☆............☆

ڈائریا پاؤڈر

اسہال اور قے اور پانی کی کمی کیلئے بفضل خدا مفید دوا، قیمت -/30 روپے طبیبوں کو رعایت

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمت بازار ربوہ
0333-6568240:

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13جون2014ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am یسرنا القرآن
6:20 am جلسہ سالانہ نائیجیریا 2008ء
7:15 am جاپانی سروس
8:15 am ترجمۃ القرآن کلاس 28 مئی 1997ء
9:20 am ہجرت
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am یسرنا القرآن
11:50 am سرائیکی سروس
12:25 pm راہ ھدیٰ
2:00 pm انڈونیشین سروس
3:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی۔ پہلے دن کی براہ راست کارروائی
4:45pm پرچم کشائی
5:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی سے براہ راست خطبہ جمعہ
6:05 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی Live نشریات
11:35 pm عالمی خبریں

14جون2014ء

12:05 am جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات (نشر مکرر)
2:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء
3:10 am جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات (نشر مکرر)
10:00 am سیرت النبی ﷺ
10:30 am دعائے مستجاب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am الترتیل
11:45 am جلسہ سالانہ جرمنی کی Live نشریات
12:15 pm جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے دن کی کارروائی براہ راست نشریات
6:15 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست نشریات بشمول خطاب حضور انور
11:35 pm عالمی خبریں
11:50 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات (نشر مکرر)

15جون2014ء

4:05 am جلسہ سالانہ جرمنی دوسرے دن کی کارروائی بشمول خطاب حضور انور (نشر مکرر)
6:20 am جلسہ سالانہ جرمنی کے بعض پروگرام اور تقاریر (نشر مکرر)
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:45 am جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست نشریات تیسرے دن کی کارروائی۔ تقاریر
3:45 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست نشریات۔ مختلف پروگرام
6:45 pm تقریب بیعت۔ Live
7:45 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست نشریات۔ بشمول اختتامی تقریب، اختتامی خطاب حضور انور
11:05 pm عالمی خبریں
11:40 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات (نشر مکرر)

16جون2014ء

3:40 am جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات تیسرے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
7:40 am جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات حضور انور کا جلسہ سے اختتامی خطاب (نشر مکرر)
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am الترتیل
12:00 pm جلسہ سالانہ یو ایس اے 2008ء لجنہ سے خطاب حضور انور 21 جون 2008ء
1:15 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:50 pm سیرت حضرت مسیح موعود
2:15 pm فرنچ پروگرام
3:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:20 pm ملیالم سروس
4:55 pm تلاوت قرآن کریم اور درس
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
6:55 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm ملیالم سروس
8:35 pm روحانی خزائن کوئز
9:00 pm راہ ھدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:25 pm جلسہ سالانہ یو ایس اے 2008ء

17جون2014ء

12:30 am سیرت حضرت مسیح موعود
12:45 am ریئل ٹاک
1:45 am راہ ھدیٰ
3:20 am خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء
4:15 am ملیالم سروس
4:45 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:15 am عالمی خبریں
5:35 am تلاوت قرآن کریم اور درس
6:10 am الترتیل
6:20 am جلسہ سالانہ یو ایس اے
8:00 am کڈز ٹائم
8:35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
9:25 am روحانی خزائن کوئز
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:00 pm گفتگو
1:30 pm آسٹریلین سروس
2:00 pm سوال وجواب
2:30 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm سپینش سروس
8:30 pm گفتگو
9:00 pm پریس پوائنٹ
10:00 pm نور مصطفویؐ
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

ربوہ میں طلوع وغروب 9جون

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:15

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

مکان برائے فوری فروخت
دارالصدر غربی
رابطہ: 0333-4508246 0346-2555192

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

بسم اللہ فیبرکس
لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی کا اعلیٰ مرکز
نیز ہر قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز ڈوگر برادرز
0300-7716468 0313-7040618

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

FR-10